1365-الكحل والی خوشبو اور عطر

سوال

کولونیا یا الکحل پر مشتمل خوشبو اور عطر استعمال کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جن خوشبوجات اور پرفیومز میں کولونیا یا الکحل پائی جاتی ہے، ان کے متعلق تفصیلا کلام کرنا ضروری ہے، اس لیے ہم یہ کہینگے کہ :

اگر تو الکحل کی مقدار بہت ہی قلیل ہو، تو یہ نقصان دہ نہیں اور انسان کو یہ خوشبو بغیر کسی قلق اور پریشانی کے استعمال کر لینی چاہیے، مثلا اس میں الکحل پانچ فیصد ہو، یا اس سے بھی کم مقدار میں، تو یہ مؤثر نہیں.

لیکن اگر اس کی مقدار زیادہ ہو کہ یہ اثر انداز ہو تو انسان کو بہتر یہی ہے کہ انسان بغیر ضرورت اسے استعمال مت کرے، مثلا زخم وغیرہ کے لیے.

لیکن اگر ضرورت نہ ہو تو بہتر اور اولی یہی ہے کہ استعمال نہ کی جائے، اور ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ حرام ہے، کیونکہ اس زیادہ تناسب میں ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ نشہ آور ہے، اور نشہ آور چیز کو پینا بلاشک وشبہ نص اور اجماع کے اعتبار سے حرام ہے.

لیکن کیا یہ پینے کے علاوہ بھی حرام ہے ؟

یہ محل نظر ہے، اور احتیاط اسی میں ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے، میں نے محل نظر اس لیے کہا ہے کہ : کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، اور شیطانی عمل ہیں ان سے بالکل الگ تھلگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ}.

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت ودشمنی اور بغض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالی ی یاد اور نماز سے باز رکھے، سواب بھی تم باز آ جاؤ}.المآئدۃ(90–91).

ہم نے یہ کہا ہے کہ اسے پینا ممنوع ہے، کیونکہ صرف اسے لگانے سے نشہ نہیں ہوتا، تو خلاصہ یہ ہوا کہ :

اگر الکحل کا تناسب اس خوشبو میں بہت ہی کم ہو، ت واس میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی اشکال اور پریشانی وقلق ہے.

لیکن اگر اس تناسب زیادہ ہو تو پھر اس سے اجتناب کرنا اولی اور بہتر ہے، صرف ضرورت کے وقت استعمال ہو سکتی ہے، اور ضرورت یہ ہے کہ انسان کو زخم وغیرہ کی جگہ سن کرنے کی ضرورت پیش آئے.